اس کٹھن اور پر صعوبت راہ میں دین کو مکمل شکل میں نافذ اور جاری وساری کرنے والے دینی درد سے سرشار علماء اور خدّام کو کیسے کیسے صبر آزما حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسکی واضح مثالیں ان مسوّدات کو آخری شکل دینے تک سامنے آتی رہیں۔

اگلی فرصت میں ہم مجوزہ قانون شہادت کے بارہ کچھ تفصیلی گذارشات پیش کریں گے۔ فی الوقت اتنی گذارش ضروری ہے کہ اہلیت شہادت، نصاب شہادت، حلف، اور کئی دیگر اہم امور کے بارہ میں الحمدللہ کہ ہمیں بہت حد تک کامیابی ہوئی۔ لیکن اس قانون کی دفعہ ۱۸ کی شق ج جس میں ایک عورت کی شہادت کا بھی ذکر ہے میرے نزدیک ایک نہایت اہم فروگذاشت ہے جس کی اصلاح حکومت اور صدر پاکستان پر لازمی ہے اور خود مجلس شوریٰ کو اس پر نظر ثانی کرنی چاہیے جبکہ مجلس شوریٰ کی ایک بڑی اکثریت نے افتتاحی لمحات کی شور اشوری اور ہنگامہ خیزی کی وجہ سے اور کچھ باہمی مفاہمت اور اتفاق کے جذبہ خیرسگالی کی رو میں بہہ کر اس پر صاد کیا اور غلط فہمی کی وجہ سے اسے دینی تقاضوں کے ہم آہنگ سمجھا جبکہ نیتوں میں کوئی خرابی نہ تھی تاہم غلطی غلطی ہے جیسے بھی ہو اس کا تدارک ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ذاتی طور پر راقم الحروف نے مجلس شوریٰ کے علماء اور دیگر بعض اہم ارکان کو ایک ذاتی خط میں توجہ بھی دلائی ہے اور ان کے مشوروں سے اگلا قدم اٹھانے کا انتظار ہے۔

بہرحال ہم ایک صحیح سمت کی طرف بڑھ گئے ہیں۔ نئی منزل اور نئی راہوں میں اور صدیوں سے قائم کسی مستحکم نظام کی شکست وریخت میں ٹھوکریں بھی کھانی پڑتی ہیں، مگر گر گر کر اٹھنا اور جادۂ منزل پر سفر جاری رکھنا پڑتا ہے خدا کرے کہ ہم بہت جلد اس عبوری دور سے نکل کر مکمل اور جامع ترین اسلامی نظام حیات سے ہمکنار ہو سکیں۔

ماہ رواں جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ کی تیرہ تاریخ کو دارالعلوم حقانیہ ایک اور بڑے صدمہ سے دوچار ہوا ابھی حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم مردانی قدس سرہٗ کا غم تازہ تھا کہ دارالعلوم کے ایک جیّد اور ممتاز استاد حضرت مولانا مصطفیٰ احسن نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ مولانا مرحوم ابھی کہولت کی سرحد کو پار نہیں کر پائے تھے کہ خالق حقیقی کا بلاوا آیا اور وہ علم ودین کی محفلوں کو افسردہ چھوڑ کر چلے گئے۔ پاکستان میں دینی علوم کی تکمیل کے بعد وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ گئے اور وہاں سے فراغت علوم کی ڈگری پائی، فراغت کے بعد سعودی عرب کے ادارۂ افتاء دارشاد نے شوال ۱۴۰۰ھ میں آپ کی تقرری دارالعلوم حقانیہ میں کرائی اور اسی ادارہ کی طرف سے آپ بطور مبعوث استاذ کے فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ پچھلے سال یکایک معدہ کی بیماری نے آپ کو گھیر لیا بہت علاج کیا گیا لیکن صحت نہ ہوئی اور ۱۳ جمادی الاولیٰ کو رحلت فرما گئے حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آبائی گاؤں حمید ضلع اٹک میں سپرد خاک کیا گیا۔ فرحمہ اللہ وارضاہ

سمیع الحق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل